نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

حکومت اور گرینڈ ڈیمو کریٹک الائنس کی کشمکش سے جے یو آئی کی دونوں جماعتوں کا اعلانِ برأت اور باہمی اتحاد کی صورت و پیش رفت

بد قسمتی سے قیام پاکستان کے بعد ملک میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی حکومت قائم کر دی گئی۔ ان دو طبقوں نے ملک کی سیاسیات اور اقتصادیات پر اپنی آہنی گرفت مضبوط کرنے کیلئے مختلف جماعتیں اور شکلیں اختیار کیں۔ کسی کا نام پیپلز پارٹی رکھا گیا تو کسی نے انگریز پرست جماعت مسلم لیگ کی چھتری میں عافیت جانی۔ بعد میں ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں ان جماعتوں نے جو "گراں قدر خدمات" سرانجام دیں۔ وہ ناقابل فراموش ہیں...... ان ہی دو طبقات نے جمہوریت کا منحوس لبادہ اوڑھ کر قوم کو بار بار بیوقوف بنایا۔ اب قوم مسلم لیگ، پیپلز پارٹی اور انکے حواریوں سے متنفر ہو چکی ہے۔ ان دونوں جماعتوں اور مفاد پرست طبقوں سے بغاوت پر اتر آئی ہے کہ اتار چڑھاؤ کا یہ گھناؤنا کھیل آخر کب تک چلتا رہیگا؟ اب قوم کے صبر کی تمام حدیں منہدم ہونے کو ہیں۔ کسی بھی وقت عوامی ریلا انقلاب فرانس، انقلاب ایران اور خصوصاً انقلاب طالبان کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ مسلم لیگ کی نااہل کرپٹ اور ملک و ملت دشمن حکومت کو گرانے کے لئے سیکولر مادر پدر آزاد امریکی پٹھو مذہب دشمن جماعتوں کا جتھہ (گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس) وہی پرانا مکروہ کھیل دوہرانے کو تیار بیٹھا ہوا ہے۔ اقتدار کیلئے انکے زہریلے ناخن تیز اور جبڑوں میں زہر اُمنڈ آیا ہے۔ اب یہ گروہ چاہتا ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑے گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس میں ماضی کی تحریکات کی طرح نہ صرف اس میں بھرپور شرکت بلکہ قیادت کریں۔ جیسا کہ اس سے قبل انہوں نے دونوں جماعتوں کو اپنے اقتدار کیلئے خوب خوب استعمال کیا۔ جس سے دینی جماعتوں کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوا البتہ اس کے نقصانات اور مضر اثرات اب تک عیاں ہیں۔

الحمد للہ مقام شکر ہے کہ اس بار دونوں جماعتوں نے چالیس چوروں کے ٹولے پر واضح کر دیا ہے کہ وہ اب ان کے اقتدار اور "انتقال" کے گھناؤنے کھیل میں شعوری اور غیر شعوری طور پر حصہ نہیں لینگے۔ اسکے ساتھ جماعت اسلامی نے بھی گرینڈ الائنس سے دور رہنے کا اظہار کیا ہے۔ جس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ (اور توقع رکھتے ہیں کہ جماعت تنہا پرواز کا انداز مزید اختیار نہیں کریگی۔ بلکہ دینی سیاسی دھارے میں شامل ہوگی) اس نئی حوصلہ بخش، امید افزاء صورت حال سے ملک و ملت میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے کہ دینی جماعتوں اور بالخصوص جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپوں نے بہت ہی سیاسی فراست اور مومنانہ بصیرت کا مظاہرہ کیا ہے کہ اب دینی جماعتیں کسی کیلئے استعمال نہیں ہونگی بلکہ انہیں اپنا ایک الگ اسلامی تشخص اور دینی پلیٹ فارم بنانا چاہیے۔ جو دونوں ظالم طبقوں سے ملک و ملت کو نجات دلائے اور دو قومی نظریے اور قیام پاکستان کے حقیقی مقصد اور امریکہ سے مکمل آزادی کو یقینی بنائے۔ قوم یہ امید رکھتی ہے کہ جے یو آئی کے قائدین اپنے اس تاریخی فیصلے پر یونہی ثابت قدم رہینگے۔ نیز حکومت اور اپوزیشن کی صرف ذاتی مفادات کے حصول کی کشمکش میں شریک جرم نہیں ہونگے۔ اگر گزشتہ سیاسی تاریخ پر نگاہ دوڑائیں تو ماضی کے تلخ تجربات نے دونوں گروپوں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ جیسا کہ ایم آر ڈی کی تحریک کی بحالی و فعالی اور بعد میں پیپلز پارٹی کو دوبارہ بلکہ سہ بارہ اقتدار میں لانے کا خمیازہ علماء ہی کو بھگتنا پڑا۔ پھر اسی طرح آئی جے آئی میں شمولیت اور نواز شریف پر حد سے زیادہ اعتماد کرنا اور اس کے لئے اقتدار کی رسائی کا راستہ ہموار کرنا بھی ایک بہت بڑا جوا ثابت ہوا۔ جس سے ملک اور علماء دونوں کو نقصان پہنچا۔ ماضی کے تلخ تجربات، ملک و قوم کے بے حد اصرار، نئے سیاسی حالات اور آئندہ پیش آنے والی بڑی متوقع تبدیلی نے ایک نئی فضا کو اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے۔

ان حالات واقعات نے اتحاد اور یک جہتی کیلئے فضاء نہ صرف سازگار بلکہ زمین کو بھی ہموار بنادیا ہے۔ اب صرف دونوں گروپوں کے اخلاص کی چند بوندیں اور نیک نیتی کی شبنم کی ضرورت ہے۔ پھر دیکھئے کہ اتحاد اور اخوت کا یہ پودا کیسے ثمر بار ثابت ہوتا ہے۔

اخوت اور باہمی اشتراک کے عمل کی فضاء کو مولانا سمیع الحق صاحب نے اس وقت اور

بھی خوشگوار بنادیا جب امریکہ کے خلاف مولانا فضل الرحمان صاحب نے بھی گزشتہ ماہ امریکہ کی متوقع جارحیت کے خلاف جلسے سے مخالفت کا آغاز کیا تو مولانا سمیع الحق صاحب نے نہ صرف مولانا فضل الرحمان صاحب کے اعلان کا خیر مقدم کیابلکہ انہوں نے فرمایا کہ امریکہ کی دشمنی میں میں مولانا فضل الرحمان صاحب کیساتھ مکمل تعاون کرونگا۔ امریکہ کی مخالفت اسامہ بن لادن اور تحریک طالبان پر میرا گزشتہ کئی سالوں سے یہی موقف ہے۔ الحمدللہ اب دونوں جماعتوں کا موقف اور لائحہ عمل ایک ہی ہو گیا ہے۔ جو کہ ایک بڑی مثبت اور خوش آئند تبدیلی ہے۔ پھر اسکے بعد **16** ستمبر کو جے یو آئی اسلام آباد کے زیر اہتمام لیک ویو موٹل میں منعقدہ ''تحفظ جہاد و مجاہدین'' کانفرنس میں مولانا سمیع الحق صاحب نے تمام اخبارات کے بڑے بڑے نمائندوں کے سامنے اتحاد کے سوال پر یہ تاریخی اعلان کیا کہ مولانا فضل الرحمان صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ انہیں منانے اور ساتھ لیکر چلنے کیلئے میں اخلاص کیساتھ بہت آگے تک جاسکتا ہوں۔ ان کے لئے ہمارے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ میں مولانا سمیت تمام دینی جماعتوں کے ساتھ ہر وقت اشتراک عمل کیلئے تیار ہوں۔ اتحاد و یکجہتی اور امریکی مخالفت میں یہ مولانا کا بہت بڑا اقدام تھا جس سے بعض ''پراسرار'' اور مفاد پرست تلملا اٹھے۔ اور انہوں نے نئی سازشوں کا جال بننا شروع کیا۔ لیکن الحمدللہ پورے ملک میں اس سازش کے ذریعے عہدہ دار تو کیا عام کارکن تک نہ ہل سکا۔

پھر ابھی حال ہی میں کلاچی میں مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کے ہاں مولانا فضل الرحمان صاحب کا اشتراک عمل اور سیاسی امور پر سیر حاصل گفتگو کرنا بھی ایک اچھا شگون ہے۔ جس سے دونوں جانب سرد مہری کی برف مزید پگھل گئی ہے۔

اب اہم ترین حل طلب امر اتحاد کا فارمولا اور اتحاد کیلئے راہنما اصول اور آئندہ سیاسی پالیسی طے کرنیکا معاملہ ہے جو کہ نہایت ہی سنجیدہ، حساس، نازک مسئلہ ہے پھر اس بات کی گارنٹی کہ جمعیت کے قائدین پیپلز پارٹی، نواب زادہ اینڈ کمپنی مسلم لیگ اور دیگر سیکولر جماعتوں کیساتھ کسی قسم کا الحاق نہیں کرینگے۔ اگر خدانخواستہ اتحاد کی تہہ میں کسی کا یہ مطلب پنہاں ہو کہ کسی شخصیت کو غیر مؤثر بنایا جائے اور پالیسیاں جوں کی توں بے لگام رہیں یا صرف اپنے دھڑے کے فائدے کا